ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR

بدر

QADIAN

Reg. No. L. CCLXXXVIII

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

۳ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیہ والسلام مطابق ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۱ پھاگن

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم

نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نمبر ۲۲

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن شریف ہوتے ہیں۔ اور ایک درس بخاری شریف کا + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روہجان کے ایک رئیس کے بلانے پر اس کے علاج کے واسطے تشریف لے گئے ہیں مولوی فاضل عبدالحی صاحب ڈاکٹر صاحب موصوف کے رفیق سفر بنے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ ضعفاء کے واسطے سفر پر گئے ہیں اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ امید ہے کہ احباب ان کی امداد میں کسی طرح دریغ نہ کرینگے

ہائی سکول قادیان کا جو نقشہ منشی عبداللہ صاحب اوورسیر نے بنایا ہے وہ صدر انجمن کو پسند آیا ہے۔ اس پر ایک لاکھ روپے کے خرچ کا تخمینہ ہے۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہوگا۔ چندہ عمارت کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔ جیسا شاندار بورڈنگ ہوس طیار ہوگیا ہے۔ ویسا ہی مدرسہ بھی بنجائے +

تقسیم بنگال کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے پر جو رسالہ انگریزی میں لکھا گیا ہے وہ صدر انجمن نے مفت تقسیم کیا ہے ٹکٹ ڈاک آنے پر دفتر بدر سے مل سکتا ہے احباب کو چاہیئے کہ ایسے انگریزوں اور انگریزی خوانوں بالخصوص بنگالیوں میں تقسیم کریں جن سے امید ہوسکے کہ وہ اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں گے +

نماز جنازہ ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سُنا ہے کہ منشی ابو عبداللہ غلام محمد پھلوری صاحب کا پیارا لڑکا عنایت اللہ فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست ہے +

درس قرآن شریف چند اخباروں میں نہیں دیا جاسکا۔ اس کی تلافی انشاء اللہ عنقریب کی جائے گی۔ اور درس ڈبل نکلا کریگا۔

چشمۂ زندگی انسانی زندگی کی صحت کے قیام کے واسطے تمام ضروری امور کا ذکر اس ضخیم کتاب (۳۳۶ صفحات) میں نہایت محنت سے کیا گیا ہے۔ انسانی جسم کی تشریحی تصاویر رنگدار دیگئی ہیں۔ ہر ایک مرض کا بیان اور اس کا علاج یونانی ویدک اور جدید مشرح و مفصل دیا گیا ہے اخلاقی مضامین ۔۔۔ قیام کے واسطے انسانی فرائض کی طرف متوجہ کیا گیا ہے بلکہ شرعی دلایل سے بھی انسانی فرائض متعلق جسم کی تائید اور تاکید کی گئی ہے۔ عبارت سلیس اور عام فہم ہے طبیب اور غیر طبیب سب فائدہ اُٹھا سکتے ہیں :-

کتاب کی قیمت عہ ہے جو مفید معلومات مندرجہ کتاب کے مقابلہ میں بہت نہیں۔ اور مصنف کتاب جناب مہتہ سیتا رام جی دت کویراج آدتیہ اوشدھالہ صدر بازار راولپنڈی سے مل سکتی ہے +

عجائبات قدرت پیسہ اخبار نے اپنے نامہ نگاروں سے عجیب خبریں پائی ہیں۔ ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس ایک کتیا ہے جو ہر روز ایک بچہ دیتی ہے۔ اسوقت ۸۰ بچے اس کے پیٹ سے پیدا ہوچکے ہیں + دوسری خبر یہ ہے کہ مقام دوجانہ ضلع رہتک میں ایک شخص کے گھر ایک بچہ بشکل مرغ ہوا۔ جو چند منٹ زندہ رہ کر مرگیا۔ یہ خارق عادت امور بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے قوانین قدرت پر کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ ایسا ہی کسی جانور کے ہاں بغیر نر کے پاس جانیکے بچہ پیدا ہو تو کیا عجیب ہے +

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔۔۔ کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا)

تحفہ بنارس

ایڈیٹر صاحب ملت فرماتے ہیں۔ یہ ایک لیکچر ہے جو احمدی فرقہ کے ایک عالم نے بنارس میں دیا تھا۔ اور جس کو اب بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور نے شائع کیا ہے۔ لیکچر نہایت دلچسپ مفید اور قیمتی معلومات سے مملو ہے اور اعلےٰ مذہبی سپرٹ میں تیار کیا گیا ہے اس کا مطالعہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے بھی مفید ہو سکتا ہے +

قیمت فی نسخہ مجلد قسم اول ۷/
" " قسم دوم ۵/
" " بلا جلد ۴/

ایک اخبار مفت

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی اپنے مولود مسعود مصلح الدین احمد مسیح کے تولد کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی مسکین کے نام جاری کرانا چاہتے ہیں۔ درخواستیں دفتر بدر میں آنی چاہئیں +

دیسی کلنڈر

امرت سر کے تاجر کتب نیاز علی خانصاحب ہال بازار نے جو دیسی کلنڈر چھاپا ہے اس میں انگریزی۔ عربی بکرمی۔ شدھی ہر چہار تاریخیں نہایت تحقیقات سے لکھی گئی ہیں۔ آجتک کوئی ایسا کلنڈر پہلے دیکھنے میں نہیں آیا۔ قابل دید اور گھرے میں لٹکانے کے قابل ہے۔ قیمت صرف دو پیسہ فی کلنڈر ہے اسکے علاوہ اور کتب بھی ہر قسم خانصاحب موصوف سے مل سکتی ہیں جنکی فہرست ان سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے +

درخواست جنازہ

(۱) منشی محبوب عالم صاحب مدرس بہٹی بھنگو اپنی زوجہ مرحومہ مسماۃ غلام فاطمہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں +

(۲) برادر برکت علیصاحب سٹروعہ اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں +

اطلاع

کتابوں کے شمار اور حساب کے سبب ۲۴۔ تاریخ تک بدر ایجنسی بند رہیگی اس واسطے خطوط درخواست کتب کی تعمیل میں اتنے دن کا التوا ہوگا۔ اور وی پی ذرا دیر میں بھیجے جائینگے اطلاعاً لکھا گیا ہے +

عبداللہ تیماپوری کا جھوٹ

عرصہ کئی ماہ کا گذرا کہ ایک غزل حافظ احمد اللہ صاحب کی معرفت میرے پاس آئی تھی اُس پر اصلاح حافظ صاحب موصوف نے کی تھی بعض جگہ اس میں میرے نزدیک غلطی تھی اس کو مَیں نے حافظ صاحب کے فرمانے کے بموجب درست کر دیا تھا اُس وقت میرا یہ خیال نہ ہُوا۔ کہ یہ غزل کتاب میں شائع کرنیکی غرض سے تیار کی گئی ہے کیونکہ اور بھی کئی مرتبہ مولوی عبداللہ نے اپنی بیاض میں مجھسے اصلاح کیواسطے کہا ہے اور مَیں نے بعض جگہ درست کیا ہے میرا خیال تھا کہ اس قسم کی نظم چھاپنے کے قابل کب ہوتی ہے اس وجہ سے تفریح طبع کے طور پر کیا گیا تھا۔ اب ماہ دسمبر میں میَنے ان کی ایک کتاب مسمی بہ قدرت ثانی دیکھی جس میں وہ نظم جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

آسماں سے اے زمین والو اُتر آئے ہیں ہم

لکھا ہے اور کس قدر دلیری سے لکھدیا ہے کہ از نتائج فکر صوفی تصور حسین صاحب۔ یہ دیکھ کر بہت بڑا افسوس ہُوا اور دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بات کی نالش عدالت سرکاری میں کرونگا کہ مولوی عبداللہ نے ایسا جھوٹ لکھا ہے بڑی اصلاح تو اس پر حافظ احمد اللہ صاحب کی تھی اگر اصلاح دینے سے غزل مصلح کی ہو جایا کرتی تو حافظ احمد اللہ کا نام لکھنا چاہیئے تھا۔ باوجود اس قدر بڑے دعوے کے ایسا سفید جھوٹ میں تو کوئی ان کا معتقد یا مرید نہ تھا بلکہ میَنے ان کو خوب عرصہ دراز تک تحقیق کیا ہے ان کی استعداد تو اس قدر بھی نہیں ہے کہ کوئی ان کو مرید ہی بنا سکے نہ کہ پیر بنانا۔ اور ایسے پیروں کی دُنیا میں کیا عزت ہو سکتی ہے جو ایسے راستباز ہوں کہ اپنے مضمون کو دوسروں کے نام سے چھاپنے سے اپنی عزت اور ثبوت دعوےٰ کا موجب جانتے ہوں۔ مَیں خوب صاف ظاہر کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ کبھی مولوی عبداللہ کے مرید ہونے کی طرف منتقل نہ ہُوا بلکہ یہ خیال تھا کہ آدمی نیک ہے اگر اسکا جنون کم ہو جائے اور سہولت سے کام کرے تو اشاعت اسلام کا کام کر سکتا ہے بارہا میَنے ان سے کہا ہے کہ آپ کے الہامات اور آپکی صحبت کے فوائد میَنے کچھ نہیں دیکھے ہرگز آپ کے ساتھ اس قسم کے انوار نہیں ہیں جو ماموران خدا کے ساتھ ہوتے ہیں۔ میں نے حضرت اقدس امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشر عشیر بلکہ کچھ بھی مناسبت ان سے آپکی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت ان کا دعوےٰ بہت دھیما تھا۔ اب تو بڑھتے بڑھتے وہ حضرت اقدس کو بھی گویا معذول کر بیٹھے اور خود ہی سب کچھ بن بیٹھے۔ نعوذ باللہ من ہذا الخرافات مجھے ان کی کتابیں دیکھنے سے بہت تنفر ہو گیا اس قدر بیہودہ اور بے سروپا مضامین لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ بالکل اب جنون اُن کا اس تصنیف سے ثابت ہو گیا۔ مَیں اپنی تحقیقات کے موافق قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہرگز میں مولوی عبداللہ کو کسی درجہ کا مامور کیا بلکہ مولوی بھی نہیں جانتا ہوں ہاں اگر وہ توبہ کر لیں تو مومن مسلمان ضرور جان لونگا +

خاکسار تصور حسین از قادیان

ایک پُر لطف خط

ہمارے سیاح بلکہ رہنمائے سیاح دوست مسٹر محمد علی خان ولایتی سیاحوں کو سیر کراتے ہوئے مدراس پہنچے تو وہاں سے انہوں نے ہمیں ایک خط لکھا ہے جس کے لطف کو ہم اپنے تک محدود نہیں رکھنا چاہتے اور ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومنا جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ قبل ازیں ایک عریضہ بنارس سے روانہ کیا تھا۔ امید ہے کہ آپنے بدر جاری کر دیا ہوگا۔ آج خیریت سے مدراس پہنچا۔ اسٹیشن پر اسباب رکھ کر سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کے مکان پر آیا۔ آپ نہایت اخلاق سے ملے۔ چونکہ عرصہ سے بدر کی زیارت بھی نہیں ہوئی تھی۔ عرصہ تک بدر پڑھتا رہا بعد میں سیٹھ صاحب موصوف نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خطوں کی زیارت کرائی۔ بس آج کا دن میرے لئے عید تھا + بڑے ذوق و محبت سے خطوط پڑھتا رہا۔ کوئی خط ایسا نہ تھا جسمیں دُعا کا ذکر مبارک نہ ہو۔ حضرت صاحب کو سیٹھ صاحب موصوف سے خاص اُنس تھا اور نہایت پیار سے آپ خط لکھا کرتے تھے ایک خط جو غالباً سنہ ۱۹۰۶ء کا ہے جس کا مضمون یہ ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آنمکرم کا عنایت نامہ پہنچا۔ الاخر میں ان دنوں میں ضعیف اور علیل ہوں اور موت اپنا چہرہ دکھا رہی ہے۔ پھر ایک قوم پیچھے بنائی ہے۔ مگر عجیب حالت ہے کہ اس حالت میں بھی میں دُعا سے غافل نہیں۔ صبح دعا کرتا ہوں شام کرتا ہوں۔ رات کرتا ہوں اور ہمیشہ منظوری کی ... دیکھنا چاہتا ہوں + امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کسی روز یہ دن دکھائے گا چونکہ اسوقت طبیعت میں بہت ہی ضعف ہے۔ اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ والسلام خاکسار غلام احمد +

حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا۔ پرانے احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندے ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہر حال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس پر دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک نظم میں اور ایک نثر میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے "میں توجہ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ توجہ دو طرف مشکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو پر توجہ نہ فرمائینگے کام نہیں چلے گا"۔ ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرتے رہیں گے۔ بہر حال وہ مضمون درج ذیل ہیں + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے — کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے
کیا دلربا کلام ہے کیسا نفیس و پاک — دعوے نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے
بعضی عبارتوں میں ہے کافور کا مزا — اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے
انگور جنتی ہیں بہشتی انار و سیب — ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے
ہیں نخل با حلاوت و کیلے ہیں با مزا — آب رواں کہیں ہے کسی جا پہ جھیل ہے
حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں — ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے
دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما — ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے
شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام — اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے
عیسےٰ کا ہے کلام بہت عز و شان کا — اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے
مہدی کا ہے کلام خدا کی طرف سے بس — گویا زبان سے بول رہا جبرئیل ہے
سلطان ہے قلم کا ہمارا وہ پیشوا — عیسےٰ کا اور رسول خدا کا مثیل ہے
اس کی ہر اک کتاب میں ہے نور و معرفت — عارف وہ تھا خدا کا یہ اسپر دلیل ہے
اے دوستو تم اس کی کتب سے اٹھاؤ فیض — اب زندگی کا عرصہ عزیزو قلیل ہے
میرے پیارے چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں — پڑھ پڑھ کے قصے ہوتی طبیعت علیل ہے
پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام — جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے
کیوں اس کی ہر کتاب کو لیتے نہیں ہو تم — کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے
ناصر کا ہے کلام عزیزوں کو مثل گل — اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریباً اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جنمیں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جنکے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استدلال زیادہ ہو جاتی ہے اور جنکا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے آجکل انکا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گزشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالے جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شاید کہ سو تک پہنچ چکا ہے وہ دست بدست فروخت ہونے رہے مکھن کے شایق کم تھے اور لسی کے خریدار بہت۔ روحانی حلوا کم بکا اور پکوڑے زیادہ۔ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے شمع کے مقابلہ میں جسطرح کرمک شب چراغ کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں بخشتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہے جسقدر انہیں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مغشوش ہے کسی کا شعر ہے جب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم خطا کا دخل کیا ہے لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب ہی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکتے ہیں لہذا لوگ انہیں بآسانی شوق سے خرید لیتے ہیں انہیں گراں نہیں گزرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہے اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیسا کہ اصلی اور نقلی اشیاء کا فرق ہوتا کجا اصلی اور کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہو تو قیمت کا فرق بھی ضروری اور لازمی ہے۔ نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر بڑی بڑی ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہے کہ احمدی احباب چشم بصیرت وا کریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرماویں کہ یہ جو کچھ کہ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے یا یہ انکی غلطی ہے مجھے امید ہے کہ آیندہ احباب تلافی مافات کرینگے اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے اس ذخیرہ سے جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دنیا کو متمتع ہونیکا موقع دینگے زندگی کا اعتبار نہیں۔ موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرما گئے تو کیا ان کے دیکھنے والے یہیں بیٹھے رہینگے آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایکدن کوچ کر جائینگے حضرت صاحب تو اپنا کام کر گئے۔ کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اے یارو تم لو اور اغیار دو تاکہ تمہاری طرح انکی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابوں کے رسالہ ریویو بھی کوئے گمنامی میں پڑا ہوا ہے اسکے خریدار بھی بہت کم ہو گئے ہیں اور رسالوں اور اخباروں کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت رو بکمی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون + حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اسکے خریدار ہوں لیکن ہماری جماعت ترقی معکوس فرمائی اب مجھے امید نہیں کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت اور سستی کے دور کرنیکے لئے افسوس ہے کہ کوئی تدبیر نہیں کیگئی نہ حضرت صاحب کی کتب کی فروخت کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے یہ تیرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا۔ لہذا میں نے احباب کی خدمت میں تحریک کر دی اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے اور در اصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ چاہے گا تو یہ میری تحریک کارگر ہو جاویگی اور سب احمدی بھائی بکشادہ دلی اسے منظور فرمالینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہو جاوینگی اور ریویو کیلئے درخواستیں آنے لگینگی

ایڈیٹوریل

بعض ہندی اخباروں کو شوق ہے کہ ہر ایک معاملہ کو ہندو محمڈن کوسچن بنا دیں۔ اور باہمی قوموں کے درمیان نقار بڑھانے کی کوشش کریں۔ پنجاب کے اندر اور اُسکی سرحد پر جو ڈاکے پڑتے ہیں اُنکی فہرست دیکر ہندوستان اخبار کہتا ہے کہ یہ سب ظلم ہندوؤں پر ہی ہوتے ہیں اور مسلمان لوٹتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکے مسلمانوں پر بھی پڑتے ہیں اور جہاں ہندوؤں پر پڑتے ہیں وہاں مسلمانوں کی ہمدردی کے ثبوت میں ہندوستان خود ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ریمل داس ساہوکار کی مدد میں ایک بہادر نیک مسلمان نے اپنی جان دیدی۔ اصل بات یہ ہے کہ نیک اور بد ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سرحد کے اُس پار کی آبادی ہی سب مسلمانوں کی ہے۔ وہاں اگر پیر ہیں تو مسلمان۔ مرید ہیں تو مسلمان۔ نیک ہیں تو مسلمان اور بد ہیں تو مسلمان۔ وہاں سے تاجر آتے ہیں۔ اہل ہند کے ہندوؤں سے ہزار ہا روپے کا مال خرید کر لیجاتے ہیں وہ سب مسلمان ہی ہوتے ہیں جو اہل ہند کے تجار کا گھر روپے سے بھر جاتے ہیں پھر وہاں سے لیٹرے آتے ہیں تو وہ بھی لامحالہ مسلمان کہلانے والے ہی ہوتے ہیں لیکن پنجاب میں جتنے ڈاکے پڑتے ہیں وہ ڈاکے والے سب ہی مسلمان نہیں ہوتے۔ حالانکہ پنجاب میں اسلامی آبادی ہندوؤں سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ وہ سب کے سب ہندو ہوتے ہیں۔ ڈاکہ زن بھی ہندو ہوتے ہیں اور جن پر ڈاکہ پڑتا ہے وہ بھی اکثر ہندو ہوتے ہیں۔ بنگال میں جتنے ڈاکہ زن پکڑے جاتے ہیں وہ سب ہندو ہوتے ہیں غرض ڈاکہ زن سوائے سرحد کے سب ہندو ہی ہوتے ہیں۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ڈاکوؤں میں جو لوگ لوٹے جاتے ہیں وہ زیادہ تر ہندو ہوتے ہیں اور مسلمان کم سو اسکی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ڈاکہ زنوں کو مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت ہے اور وہ مسلمانوں کو لوٹنا نہیں چاہتے جس نے لوٹ مار پر کمر باندھی اُسکے سامنے ہندو مسلمان عیسائی سب برابر ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان فی زمانہ ایسے مفلس ہو چکے ہیں کہ ڈاکہ زنوں کو ان کے گھروں میں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تو وہ ڈاکہ کس پر ماریں وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی دولت کا زمانہ جا چکا اور ساہوکار مسلمانوں کا روپیہ بٹور بٹار کر اپنے گھر میں ڈال چکے ہیں تو اب وہ کس چیز پر ڈاکہ ماریں۔ ڈاکہ زن کو روپے چاہیئے زیور چاہیئے قیمتی اسباب چاہیئے۔ مگر یہ اشیاء مسلمانوں کے گھر میں کہاں۔ غرض اگر مسلمانوں پر ڈاکے نہیں پڑتے تو اس کی وجہ اُنکی مفلسی ہے۔ اس کو ہندو مسلمان کا سوال بنانا ہمارے ہمعصروں کیواسطے زیبا نہیں۔ ایک تو مسلمانوں نے اپنی دولت ہندوؤں کے گھر دے ڈالی۔ دوسرا اب یہ بھی ان کا قصور گردانا جائے کہ تمہارے گھر ڈاکے کیوں نہیں پڑتے تو یہ عجیب بے انصافی ہوگی۔ یہ تو ظاہری ڈاکہ زن ہوئے پر ایک ڈاکہ زن باطنی ہے جو مسلمانوں کو رات دن اس طرح غارت کر رہا ہے جسطرح آوارہ گرد بھیڑوں کو بھیڑیا کھا جاتا ہے کاشکہ مسلمان اس سے بچیں تو پھر کبھی بھر پایا +

ہمعصر آریہ گزٹ نے اخبار الحکم کی کسی روایت کی بنا پر یہ غلط استدلال کیا ہے کہ قادیانی مرزا کی گدی پر جھگڑا ہو رہا ہے یہ محض جھوٹ ہے الحکم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی اور نہ کوئی جھگڑا ہے مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نیک آدمی ہیں جنپر فوق الطاقت زہد کی خشکی کے سبب کچھ خلل دماغ کا ابتلاء وارد ہوا ہے۔ اور کچھ کلمات جوش و جنون کے انکے مُنہ سے نکلتے رہتے ہیں ایسے لوگ ہر جگہ ہُوا کرتے ہیں اور قوم انہیں نظر ترحم سے دیکھتی انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا کرتی ہے نہ اُن سے کوئی جھگڑا تنازع برپا ہوتا ہے اور نہ اب ہُوا ہے +

ناظرین یہ ان خطابات کی فہرست نہیں جو گورنمنٹ نے اپنے معزز کارکنوں کو دیئے ہیں۔ بلکہ یہ وہ خطابات ہیں جو دیانند مہاراج کے دربار سے آریا بھائیوں کو ملے ہیں اور آریہ مسافر کے ذریعہ سے شائع ہوئے ہیں۔ فروری کے رسالہ آریہ مسافر میں رشی دیانند کا ایک پیغام چھپا ہے جس میں دیانند مہاراج موجودہ آریوں کو گمراہ کرنیوالے۔ سماج کے پکے دشمن۔ ویدک دھرم کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے والے جھوٹ بولنے والے شریر۔ مار آستین۔ مکر وہ چالوں والے وغیرہ وغیرہ فرماتے ہیں فہرست لمبی ہے۔ ہم سب درج نہیں کر سکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس ذکر سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ہمعصر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر سے دریافت کریں کہ یہ پیغام انکو کس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ الہام کشف رُوحوں کی ملاقات کے تو آریہ صاحبان قائل نہیں۔ نہ رویائے صالحہ کو وہ مانتے ہیں۔ اور اگر تناسخ صحیح ہوتا تو دوسری صورت یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب کو دیانند مہاراج کا وہ جسم مل گیا ہو جس میں وہ اب بذریعہ تناسخ ہیں۔ بہرحال اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس ذریعہ پیام پر روشنی ڈالینگے +

پانچ پیسہ والا ٹکٹ

اس ملک کے اکثر دیسی اخباروں کی قیمت سالانہ ایسی ہے یا اس طرز سے وصول کی جاتی ہے کہ جب اخبار وصولی قیمت کیواسطے وی پی کیا جاتا ہے تو اس پر اکثر پانچ پیسہ کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ ایک پیسہ محصول اخبار اور ایک آنہ فیس وی پی۔ اگر ایک ہی ٹکٹ پانچ پیسہ کا محکمہ ڈاک بنادے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے ٹکٹ سال بھر میں خرچ ہوں اور ڈاک خانہ میں مہر لگانے کا کام بھی ہلکا ہو جائے۔ امید ہے کہ افسران محکمہ ڈاک ہماری اس تجویز پر غور فرماوینگے +

اب جبکہ دہلی دارالسلطنت ہند مقرر ہُوا ہے تو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مُسلمانوں کے لیڈر اور متمول اور لٹریری مذاق کے اصحاب ملکر دہلی سے دو پُرزور اور شاندار روزانہ اخبارات نکالنے کی اسکیم بنائیں۔ جن میں سے ایک انگریزی میں ہو اور ایک اُردو میں۔ لیکن ہر دو اخبار ایسے ہونے چاہئیں جو مختلف اسلامی فرقوں کے مذہبی احساس کی نگہداشت پر قادر ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ پیسہ اخبار کیطرح خواہ مخواہ احمدیوں کے پیچھے ہی پڑے رہیں۔ یا کرزن گزٹ کیطرح ہر پرچہ میں حکیم اجمل خانصاحب اور اُنکی پارٹی کو ہی کوستے رہیں۔ گو پیسہ کے مضامین سے کچھ احمدیوں کے پیسے کم نہیں ہوگئے اور کرزن گزٹ کی ہائے ہوسے کچھ حکیم صاحب کی عزت میں فرق نہیں آگیا۔ تاہم اس قسم کی زبان قوم کے درمیان کبھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ ہمیں تو اس بات کی بھی چنداں پروا نہیں کہ کوئی ہماری مخالفت کرے یا نکرے۔ بہرحال ہم خیر خواہی سے یہ امر پیش کرتے ہیں کہ جدید تغیرات پر مسلمانوں کو جو کچھ کرنا چاہیئے۔ ان میں انگریزی و اردو روزانہ دہلی کے اخبار بھی ہمارے خیال میں شامل ہونیکے قابل ہیں +

حضرت صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔

ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت بہت کم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہو کہ ان کے متعلق اشتہار نہیں دیا جاتا۔ پرانے احباب سب خرید چکے ہوں اور نئے بیعت کنندے ان کی فہرست سے ناواقف ہوں۔ بہرحال ان کتابوں کی کثرت اشاعت کیطرف احباب کو توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس پر دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک نظم میں اور ایک نثر میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس مضمون کو سنکر فرمایا ہے "میں توجہ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ توجہ دو طرف مشکل ہوتی ہے۔ جب تک احباب ان کتب اور ریویو پر توجہ نہ فرمائینگے کام نہیں چلے گا"۔ ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی فہرست اخبار بدر میں شائع کرتے رہیں گے۔ بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہیں + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

احمدیوں سے ناصر کی اپیل

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے — کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے
کیا دلربا کلام ہے کیسا نفیس و پاک — دعوے نہیں ہے کوئی کہ جو بے دلیل ہے
بعضی عبارتوں میں ہے کافور کا مزا — اور بعض میں ملی ہوئی کچھ زنجبیل ہے
انگور جنتی ہیں بہشتی انار و سیب — ہے نہر شیر و شہد کی یا سلسبیل ہے
ہیں نخل با حلاوت و کیلے ہیں بامزا — آب رواں کہیں ہے کسی جا پہ جھیل ہے
حور و قصور ہیں کہیں غلمان ہیں کہیں — ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے
دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما — ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے
شہباز علم و فضل ہے مہدی کا ہر کلام — اعدا کی جو کتاب ہے وہ مثل چیل ہے
عیسےٰ کا ہے کلام بہت عز و شان کا — اس کے مقابلہ میں جو ہے وہ ذلیل ہے
مہدی کا ہے کلام خدا کی طرف سے بس — گویا زبان سے بول رہا جبرئیل ہے
سلطان ہے قلم کا ہمارا وہ پیشوا — عیسےٰ کا اور رسول خدا کا مثیل ہے
اس کی ہر اک کتاب میں ہے نور و معرفت — عارف وہ تھا خدا کا یہ اسیر دلیل ہے
اے دوستو تم اس کی کتب سے اٹھاؤ فیض — اب زندگی کا عرصہ عزیزو قلیل ہے
میرے پیارو چھوڑ دو تم قصہ خوانیاں — پڑھ پڑھ کے قصے ہوتی طبیعت علیل ہے
پہچانو اس امام کو اس کا پڑھو کلام — جو راہ وہ بتاتا ہے حق کی سبیل ہے
کیوں اس کی ہر کتاب کو پیتے نہیں ہو تم — کس واسطے تمہاری طرف سے یہ ڈھیل ہے
ناصر کا ہے کلام عزیزوں کو مثل گل — اور دشمنوں کی آنکھ میں مانند کیل ہے

ہے آجکل انکا خریدنا احباب نے چھوڑ رکھا ہے اور کتابوں کا ذخیرہ ردی کیطرح کوٹھڑیوں میں جمع پڑا ہے جسکو چوہے اور دیمک کا اندیشہ ہے اس کا زیادہ تجربہ گزشتہ جلسہ پر ہوا کہ مثل سابق کتابیں نہیں بکیں بلکہ کسی نے آکر پوچھا بھی نہیں اور دوسرے لوگوں کے رسالے جو مثل حشرات الارض آجکل شائع ہو رہے ہیں جنکا شمار شاید کہ سینکڑوں تک پہنچ چکا ہے وہ دست بدست فروخت ہوتے رہے مکھن کے شایق کم تھے اور لسی کے خریدار بہت۔ روحانی حلوا کم بکا اور پکوڑے زیادہ۔ ایسی کم توجہی حضرت صاحب کی کتابوں کی خریداری میں احمدیوں کو مناسب نہیں ہے شمع کے مقابلہ میں جسطرح کرمک شب چراغ کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور وہ روشنی کا پورا فائدہ نہیں بخشتا اسی طرح حضرت صاحب کی کتابوں کے مقابلہ میں اور کتب و رسائل کا حال ہے جسقدر انمیں روشنی ہے وہ تو حضرت صاحب ہی کی کتب سے اخذ کیگئی ہے اور جو کچھ ان مصنفین کا ہے وہ مغشوش ہے کسی کا شعر ہے حب اصل ملے تو نقل کیا ہے۔ یہاں وہم خطا کا دخل کیا ہے لیکن میرے خیال میں کچھ گرانی قیمت کتب حضرت صاحب ہی مانع خریداری ہے اور دیگر کتب و رسائل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکتے ہیں لہذا لوگ انہیں بآسانی شوق سے خرید لیتے ہیں انہیں گراں نہیں گزرتا لیکن یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو گویا اصلی چاندی ہے اور دوسری کتابیں جرمن سلور یا جیسا کہ اصلی اور نقلی اشیاء کا فرق ہوتا کجا اصلی اور کجا نقلی۔ دونوں میں جب چیز کا فرق ہو تو قیمت کا فرق بھی ضروری اور لازمی ہے۔ نیز حضرت صاحب کی کتابیں اکثر بڑی بڑی ہوتی ہیں اور دوسروں کی چند ورقی کتابیں ہوتی ہیں پھر قیمت کیونکر برابر ہو۔ اصل مطلب یہ ہے کہ احمدی احباب چشم بصیرت وا کریں اور عقل و خرد کی رہنمائی سے غور و تامل فرماویں کہ یہ جو کچھ کہ ہو رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے یا یہ انکی غلطی ہے مجھے امید ہے کہ آیندہ احباب تلافی مافات کرینگے اور خرید کتب حضرت صاحب میں سستی اور تغافل نہ فرمائینگے اس ذخیرہ سے جو قادیان میں مثل ردی کے پڑا ہوا ہے دنیا کو متمتع ہونیکا موقع دینگے زندگی کا اعتبار نہیں موسم بہار ہمیشہ نہیں رہتا جب خود حضرت صاحب انتقال فرما گئے تو کیا ان کے دیکھنے والے یہیں بیٹھے رہینگے آخر یہ موجودہ لوگ بھی ایکدن کوچ کر جائینگے حضرت صاحب تو اپنا کام کر گئے۔ کتابیں تصنیف کیں ان کو چھپوایا۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ ان کتابوں کو خریدو اور پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اے یارو تم لو اور اغیار دو تاکہ تمہاری طرح انکی بھی آنکھیں کھلیں اور تمہاری طرح وہ بھی اس پاک جماعت میں داخل ہوں اور یہ جماعت بڑھے پھولے اور پھلے اور تمہیں اشاعت اور اعانت کا اجر ملے اور خدا کی جناب میں تم سرخرو اور سرفراز ہو اور تمہارا انجام بخیر ہو۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ علاوہ حضرت صاحب کی کتابوں کے رسالہ ریویو بھی کونے گمنامی میں پڑا ہوا ہے اسکے خریدار بھی بہت کم ہو گئے ہیں اور رسالوں اور اخباروں کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ریویو کی اشاعت رد بھی ہے یہ کیسا ظلم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجز جماعت کی دینی سستی کے اور کیا سمجھا جاوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون + حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں ریویو کی خریداری کی سفارش فرمائی تھی اور لکھا تھا کہ دس ہزار اسکے خریدار ہوں لیکن ہماری جماعت ترقی معکوس فرمائی اب مجھے امید نہیں کہ ریویو کے پورے دو ہزار خریدار بھی ہوں یہ نہایت درجہ کی غفلت ہے اس غفلت اور سستی کے دور کرنیکے لئے افسوس ہے کہ کوئی تدبیر نہیں کیگئی نہ حضرت صاحب کی کتب کی فروخت کے لئے کوئی توجہ احباب کو کبھی دلائی گئی ہے۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈالا۔ لہذا میں نے احباب کی خدمت میں تحریک کر دی اب اس کا قبول فرمانا یا نہ فرمانا احباب کے اختیار میں ہے اور اصل میں ہر کام اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے وہ چاہے گا تو یہ میری تحریک کارگر ہو جاویگی اور سب احمدی بھائی بکشادہ دلی اسے منظور فرما لینگے۔ کتابیں بکنی شروع ہو جاوینگی اور ریویو کیلئے درخواستیں آنے لگینگی

وافوض امری الی اللہ ...

حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کی کتابیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نور و برکت ہے اور جو قریباً اللہ تعالیٰ کی تحریک سے لکھی گئی ہیں اور جنمیں اکثر عبارتیں بالکل الہامی ہیں جنکے پڑھنے سے ایمان بڑھتا ہے اور دل منور ہوتا ہے علم میں ترقی ہوتی ہے اور قوت استدلال زیادہ ہو جاتی ہے اور جنکا خریدنا اور پڑھنا یا مخالفین میں تقسیم کرنا سراسر کار ثواب ہے

ایڈیٹوریل

پنجاب اور سرحد کے ڈاکے

بعض ہندی اخباروں کو شوق ہے کہ ہر ایک معاملہ کو ہندو و محمڈن کوسچن بنادیں۔ اور باہمی قوموں کے درمیان نقار بڑھانے کی کوشش کریں۔ پنجاب کے اندر اور اُسکی سرحد پر جو ڈاکے پڑتے ہیں اُنکی فہرست دیکر ہندوستان اخبار کہتا ہے کہ یہ سب ظلم ہندؤں پر ہی ہوتے ہیں اور مسلمان لوٹتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکے مسلمانوں پر بھی پڑتے ہیں اور جہاں ہندؤں پر پڑتے ہیں وہاں مسلمانوں کی ہمدردی کے ثبوت میں ہندوستان خود ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ریمل داس ساہوکار کی مدد میں ایک بہادر نیک مسلمان نے اپنی جان دیدی۔ اصل بات یہ ہے کہ نیک اور بد ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ سرحد کے اُس پار کی آبادی ہی سب مسلمانوں کی ہے۔ وہاں اگر پیر ہیں تو مسلمان۔ مرید ہیں تو مسلمان۔ نیک ہیں تو مسلمان اور بد ہیں تو مسلمان۔ وہاں سے تاجر آتے ہیں۔ اہل ہند کے ہندؤں سے ہزارہا روپے کا مال خرید کر لیجاتے ہیں وہ سب مسلمان ہی ہوتے ہیں جو اہل ہند کے تجار کا گھر روپے سے بھر جاتے ہیں پھر وہاں سے لٹیرے آتے ہیں تو وہ بھی لامحالہ مسلمان کہلانے والے ہی ہوتے ہیں لیکن پنجاب میں جتنے ڈاکے پڑتے ہیں وہ ڈاکے والے سبھی مسلمان نہیں ہوتے۔ حالانکہ پنجاب میں اسلامی آبادی ہندؤں سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ وہ سب کے سب ہندو ہوتے ہیں ڈاکہ زن بھی ہندو ہوتے ہیں اور جنپر ڈاکہ پڑتا ہے وہ بھی اکثر ہندو ہوتے ہیں بنگال میں جتنے ڈاکہ زن پڑتے ہیں وہ سب ہندو ہوتے ہیں غرض ڈاکہ زن سوائے سرحد کے سب ہندو ہی ہوتے ہیں۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ڈاکوؤں میں جو لوگ لوٹے جاتے ہیں وہ زیادہ تر ہندو ہوتے ہیں اور مسلمان کم۔ سو اسکی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ڈاکہ زنوں کو مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت ہے۔ ورنہ وہ مسلمانوں کو لوٹتا نہیں چاہئے جس نے لوٹ مار پر کمر باندھی اُسکے سامنے ہندو مسلمان عیسائی سب برابر ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان فی زمانہ ایسے مفلس ہو چکے ہیں کہ ڈاکہ زنوں کو ان کے گھروں میں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تو وہ ڈاکہ کس پر ماریں وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی دولت کا زمانہ جا چکا اور ساہوکار مسلمانوں کا روپیہ بٹور بٹار کر اپنے گھر میں ڈال چکے ہیں تو اب وہ کس چیز پر ڈاکہ ماریں۔ ڈاکہ زن کو روپے چاہیئے زیور چاہیئے قیمتی اسباب چاہیئے۔ مگر یہ اشیاء مسلمانوں کے گھر میں کہاں۔ غرض اگر مسلمانوں پر ڈاکے نہیں پڑتے تو اس کی وجہ اُنکی مفلسی ہے۔ اس کو ہندو مسلمان کا سوال بنانا ہمارے ہمعصروں کیواسطے زیبا نہیں۔ ایک تو مسلمانوں نے اپنی دولت ہندؤں کے گھر دے ڈالی۔ دوسرا اب یہ بھی ان کا قصور گردانا جائے کہ تمہارے گھر ڈاکے کیوں نہیں پڑتے تو یہ عجیب بے انصافی ہوگی۔ یہ تو ظاہری ڈاکہ زن ہوئے پر ایک ڈاکہ زن باطنی ہے جو مسلمانوں کو رات دن اس طرح غارت کر رہا ہے جسطرح آوارہ گرد بھیڑوں کو بھیڑیا کھا جاتا ہے کاشکہ مسلمان اس سے بچیں تو پھر کبھی بھر پایا +

قادیان میں جھگڑا نہیں

ہمعصر آریہ گزٹ نے اخبار الحکم کی کسی روایت کی بنا پر یہ غلط استدلال کیا ہے کہ قادیانی مرزا کی گدی پر جھگڑا ہو رہا ہے یہ محض جھوٹ ہے الحکم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی اور نہ کوئی جھگڑا ہے مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نیک آدمی ہیں جنپر فوق الطاقت زہد کی خشکی کے سبب کچھ خلل دماغ کا ابتلاء وارد ہوا ہے۔ اور کچھ کلمات جوش و جنون کے انکے مُنہ سے نکلتے رہتے ہیں ایسے لوگ ہر جگہ ہوا کرتے ہیں اور قوم انہیں نظر ترحم سے دیکھتی انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا کرتی ہے نہ اُن سے کوئی جھگڑا تنازع برپا ہوتا ہے اور نہ اب ہوا ہے +

خطابات

ناظرین یہ ان خطابات کی فہرست نہیں جو گورنمنٹ نے اپنے معزز کارکنوں کو دیئے ہیں۔ بلکہ یہ وہ خطابات ہیں جو دیانند مہاراج کے دربار سے آریا بھائیوں کو ملے ہیں اور آریہ مسافر کے ذریعہ سے شائع ہوئے ہیں۔ فروری کے رسالہ آریہ مسافر میں رشی دیانند کا ایک پیغام چھپا ہے جس میں دیانند مہاراج موجودہ آریوں کو گمراہ کرنیوالے۔ سماج کے پکے دشمن۔ ویدک دھرم کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے والے۔ جھوٹ بولنے والے شریر۔ مار آستین۔ مکروہ چالوں والے وغیرہ وغیرہ فرماتے ہیں فہرست لمبی ہے۔ ہم سب درج نہیں کر سکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس ذکر سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ہمعصر ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر سے دریافت کریں کہ یہ پیغام انکو کس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ الہام کشف روحوں کی ملاقات کے تو آریہ صاحبان قائل نہیں۔ نہ رویائے صالحہ کو وہ مانتے ہیں۔ اور اگر تناسخ صحیح ہوتا تو دوسری صورت یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب کو دیانند مہاراج کا وہ جسم مل گیا ہو جس میں وہ اب بذریعہ تناسخ ہیں۔ بہر حال اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس ذریعہ پیام پر روشنی ڈالینگے +

پانچ پیسہ والا ٹکٹ

اس ملک کے اکثر دیسی اخباروں کی قیمت سالانہ ایسی ہے یا اس طرز سے وصول کی جاتی ہے کہ جب اخبار وصولی قیمت کیواسطے وی پی کیا جاتا ہے تو اس پر اکثر پانچ پیسہ کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ ایک پیسہ محصول اخبار اور ایک آنہ فیس وی پی۔ اگر ایک ہی ٹکٹ پانچ پیسہ کا محکمہ ڈاک بنادے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے ٹکٹ سال بھر میں خرچ ہوں اور ڈاک خانہ میں مہر لگانے کا کام بھی ہلکا ہو جائے۔ امید ہے کہ افسران محکمہ ڈاک ہماری اس تجویز پر غور فرماوینگے +

دہلی میں اسلامی روزانہ

اب جبکہ دہلی دار السلطنت ہند مقرر ہوا ہے تو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر اور متمول اور لٹریری مذاق کے اصحاب ملکر دہلی سے دو پُرزور اور شاندار روزانہ اخبارات نکالنے کی اسکیم بنائیں۔ جن میں سے ایک انگریزی میں ہو اور ایک اُردو میں۔ لیکن ہر دو اخبار ایسے ہونے چاہئیں جو مختلف اسلامی فرقوں کے مذہبی احساس کی نگہداشت پر قادر ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ پیسہ اخبار کیطرح خواہ مخواہ احمدیوں کے پیچھے ہی پڑے رہیں۔ یا کرزن گزٹ کیطرح ہر پرچہ میں حکیم اجمل خانصاحب اور انکی پارٹی کو ہی کوستے رہیں۔ گو پیسہ کے مضامین سے کچھ احمدیوں کے پیسے کم نہیں ہو گئے اور کرزن گزٹ کی ہائے ہو سے کچھ حکیم صاحب کی عزت میں فرق نہیں آگیا۔ تاہم اس قسم کی زبان قوم کے درمیان کبھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ ہمیں تو اس بات کی بھی چنداں پروا نہیں کہ کوئی ہماری مخالفت کرے یا نکرے۔ بہر حال ہم خیر خواہی سے یہ امر پیش کرتے ہیں کہ جدید تغیرات پر مسلمانوں کو جو کچھ کرنا چاہیئے۔ ان میں انگریزی و اردو روزانہ دہلی کے اخبار بھی ہمارے خیال میں شامل ہونیکے قابل ہیں +

مچھلیاں زندہ ہوگئیں

ولایت سے ایک سائنٹفک پرچہ نیچر نام شائع ہوتا ہے اسکی تازہ اشاعت میں مسٹر بکونین لکھتے ہیں کہ ایک تالاب کا کیس نے نظارہ کیا ہے کہ جس میں بہت سی مچھلیاں رہتی تھیں۔ وہ تالاب جب خشک ہوا تو پانی کے ساتھ رفتہ رفتہ تمام مچھلیاں غائب ہوگئیں اور پانی کے بالکل خشک ہوجانے اور مٹی کے نظر آنے پر کوئی مچھلی مٹی پر مری ہوئی نظر نہ آئی۔ جب برسات کا موسم آیا اور پانی سے تالاب پُر ہونے لگا۔ تو نیچے سے خاک میں ایک جنبش ہوئی اور بہت سی مچھلیاں خاک میں سے نکل کر پانی میں تیرنے لگیں اور زندہ ہوگئیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیم مردگی کی حالت میں کیچڑ کے اندر پڑی رہی تھیں +

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین میں ایک خاصیت ہے جو وہ ایسے جاندار کو جس میں رمق جان باقی ہو ایک نیم مردگی کی حالت میں ایک عرصہ تک رکھ سکتی ہے۔ اور غالباً ایسی ہی خاصیت سے نیم مردہ بیہوش یسوع مسیح کو تیسرے دن قبر کی غار سے باہر کی نکلنے کی طاقت عود کر آئی ہو۔ گو اس میں دوستوں کے علاج معالجہ اور مرہم عیسیٰ کا اضافہ بھی ممد ہوا +

اشتہاری دوائیں

لنڈن کی طبی انجمن کے ممبروں نے نہایت محنت کے ساتھ وہاں کی پیٹنٹ اشتہاری دواؤں کے اجزاء کیمیاوی ترکیب سے معلوم کرکے ایک کتاب میں چھاپ دی ہے۔ جس کا نام سیکریٹ ریمیڈیز یعنی خفیہ دوائیں ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ سے بہت سے راز طشت از بام کئے گئے ہیں۔ اکثر دوائیں ایسی ہیں جنکی اصل لاگت ½ پائی ثابت ہوتی ہے اور وہ ایک شلنگ پر بھیجی جاتی ہیں۔ مگر اس میں زیادہ تر اُجرت اشتہارات شامل ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ دواؤں کی تاثیر میں کچھ خیال کا اثر بھی ضرور ہوتا ہے۔ جو اشتہار کے ذریعے ایک نسخے کو دور ملکوں تک پہنچاتا ہے اس کو بھی حق ہے کہ اپنی کوشش اور محنت کا معاوضہ حاصل کرے۔ جو راز اس کتاب نے کھولے ہیں وہ ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینگی جو یورپ کی تہذیب کی ہر شے آسمانی وحی کی مانند یقین کرتے ہیں۔ آل انڈیا طبی کانفرنس کو چاہیئے کہ ہندوستان کے اشتہاری اطباء کے رازوں کو اسی طرح فاش پر نمایاں کردے +

پیشگوئیوں کی تشریح

امرتسر کے مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے جسکی قیمت صرف تین آنہ ہے اور دفتر اہل حدیث سے مل سکتا ہے۔ اس کتاب میں مولوی صاحب نے ویدوں کے منتر نقل کرکے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آریہ اخبار اس کے خلاف شور مچا رہے ہیں کہ ویدوں میں جہاد کوئی نہیں۔ ہم اس اختلاف میں آریوں کے ساتھ ہی متفق ہیں۔ جہاد ایک نہایت پاک اصطلاح ہے جس کا مقصد ہے دین کی راہ میں سعی کرنا۔ خواہ وہ سعی علمی ہو عملی ہو مالی ہو یا جانی ہو جن ادھیاؤں اور شلوکوں کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا ہے اُن سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ویدوں نے قومی مخالفوں کے ساتھ جنگ و جدال کرنے اور جا و بیجا حملے کرنے اور ان کے مٹانے کے واسطے تلوار اُٹھانے کا حکم دیا ہے سو اس کا نام جہاد نہیں رکھا جا سکتا۔ ہم مولوی صاحب کی محنت کی داد دیتے ہیں کہ اُنہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے ثبوت میں آریوں کی مسلمہ کتب کے حوالے برابر نقل کردیئے ہیں اور بہت محنت اُٹھائی ہے لیکن ہمارا اختلاف ان کو ناگوار نہ ہوگا کیونکہ ان کے ہمارے درمیان کئی ایک معاملات میں اختلاف چلا آتا ہے۔ ایک یہ بھی سہی + بہرحال کتاب دلچسپ اور مذہبی گفتگو کے وقت کام آنے والی ہے +

اللہ دتا کو جواب

اخبار اہل حدیث امرتسر میں کسی صاحب اللہ دتا نام نے چند ایک سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق کئے ہیں جو ان کے خیال میں پوری نہیں ہوئیں۔ ان سوالات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں اللہ دتا نے حضرت صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ انہی کتابوں میں اور بھی بہت سی پیشگوئیاں درج ہیں جنکے ذکر سے آپ ساکت ہیں کیونکہ آپ کو بھی ان کا پورا ہونا ماننا پڑتا ہے۔ لیکن اگر ہم آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے پورا ہونے سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا جب ہمیں یہ معلوم ہوجائے گا کہ آپ کی طبیعت ایسی سعید ہے کہ کسی نشان کے پورا ہونے سے فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ اور مخالفین انبیاء کی طرح اپنی ضد پر اڑا رہنے والی نہیں تو انشاء اللہ ہم آپ کو یہ پیشگوئیاں بھی سمجھا دینگے۔ ورنہ اپنے وقت کو بے فائدہ ضائع کرنا ہم پسند نہیں کرتے۔ باقی رہا اللہ کا نہ مرنا سو انہوں نے خود ہی ایک معیار قایم کیا تھا کہ جھوٹا لمبی عمر پاتا ہے۔ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔ سو وہ سمجھ لیں کہ خدا نے ان کا معیار ان کے پیش کیا ہے۔ کردنی خویش آمدنی پیش +

سکھوں کا گورو کون ہے

سول ملٹری گزٹ کو اس کی غلطی پر متنبہ کرتے ہوئے لائل گزٹ لکھتا ہے کہ سکھوں کا گورو صرف **سری گرو گرنتھ جی** ہے اور بس۔ یہ بات جو کسی نے کہی ہے کہ باوا گوروبخش سنگھ ان کا گرو ہے یہ غلط ہے۔ ہم کہتے ہیں سکھ صاحبان کو ایک درجہ اور معرفت کی طرف ترقی کرنی چاہیئے کہ ان کا گورو صرف باوا نانک ہے یا پھر وہ جس کی طرف باوا صاحب موصوف نے ان کو رہنمائی کی +

قرآن شریف کا ترجمہ گورمکھی زبان میں

کہتے ہیں کسی سکھ نے قرآن شریف کا ترجمہ گورمکھی زبان میں کیا ہے۔ اور ساتھ ایک زہریلا دیباچہ بھی اُسی زبان میں لگایا ہے۔ سکھ بیچارے نے ترجمہ کیا کرنا ہے اتنی عربی سکھوں کو کہاں آئی۔ ہاں کسی اُردو یا پنجابی ترجمے کو لے کر اور اُس کے ساتھ پادری سیل کے ترجمے کے ترجمے اور دیباچے کی شر شامل کرکے گورمکھی جامہ پہنا دیا ہے۔ اس کا خطرہ ظاہر ہے اور ہمارے معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب نور نے جو گورمکھی زبان اور لٹریچر کے بہت بڑے فاضل ہیں اِس کے ازالے کے واسطے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کرنے اور چھاپنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ صاحب نور کی اس خدمت کی قوم کو قدر کرنی چاہیئے اور اتنی بڑی کتاب کے چھاپنے کے واسطے کافی سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے سعی ہونی چاہیئے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ازدواج ثانی اور آریہ مسافر کی کہانی

میں نے کچھ مدت گذری اپنی مسلمان بہنوں کیلئے تعدد ازدواج پر ایک مضمون لکھا تھا اور صرف ان سے خطاب تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کا یہ اثر نہیں ہونا چاہیئے کہ تم ہمسایہ قوموں کی ریس سے ایک فرض بات کی مخالفت محض اپنے نفس کے خوش کرنیکے لئے کرو۔ بلکہ ضروری حالتوں میں ازدواج ثانی کے بارے میں خود امداد دے کر اپنے ایثار نفس کا ثبوت دو۔ مگر آریہ مسافر کے اڈیٹر نے خواہ نخواہ اس میں دخل دیا اور اس مضمون کو گناہ کی تعلیم پھیلانا لکھا۔ حیرت تو مجھے یہ ہے کہ آریوں کے بزرگوں کے حالات میں نے بہت پڑھے ہیں ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی بزرگوں کے ہاں تو دو۔ دو سے زیادہ بیبیاں تھیں۔ پس پہلے اس کے کہ آریہ معترض صاحب میرے مضمون پر اعتراض کرتے یہ دیکھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ راجندر جی کو بن باس جو دلایا تھا تو کس نے اور کیکئی۔ کوسلیا۔ سومترا کس کی بیویاں تھیں۔ راجہ جسرتھ کی یا کسی اور کی۔ اور یاگیہ ولکہ رشی کی دو بیویاں تھیں یا نہیں۔ کرشن جی مہاراج کی گوپیاں مشہور ہیں۔ انکے راستباز اور خدا کے مقرب ہونے کا ہمیں یقین ہے تو پھر ہم کس طرح مان لیں کہ وہ بیگانہ عورتوں سے اس طرح بے تکلف تھے پھر اس موجودہ زمانے میں کئی مثالیں دیکھا سکتی ہیں۔ خیر میں نے لکھدیا تھا کہ تعدد ازدواج پر جو اعتراض ہیں پیش کئے جائیں تاکہ ان پر غور ہو + دوم یہ کہ جن مشکلات کے لئے ایک سے زیادہ بیویاں جائز ہیں وہ تو ہر مذہب والے کو پیش آئی ہیں۔ انکے حل کرنے کے لئے جو طریقے دوسرے مذہب والوں نے خصوصاً آریہ سماج نے نکالے ہیں وہ قابل شرم ہیں۔ مگر ان دونوں مطالبوں پر اڈیٹر صاحب آریہ مسافر نے کچھ نہیں لکھا نہ اعتراض پیش کئے ہیں نہ اپنے طریقے کو جو ایسی مشکلات میں آریہ کا دھرم ہے اسے اسلام سے بہتر بتایا بلکہ اپنے رسالہ میں دو چار گرما گرم دل آزار فقرے حسب عادت لکھ کر اور رسول کریم کی جناب میں گستاخیاں کر کے بات کو ٹالدیا اور کہدیا کہ ویدک سوہانت کی مطابق بواہ کی غرض کچھ اور ہی ہے اب خدا جانے وہ غرض کیا ہے جب وہ ظاہر ہوگی تو پھر اس بارے میں کچھ لکھا جاوے گا فی الحال اتنا معلوم ہوتا ہے کہ عام ہندو بیاہ کی غرض اولاد ہی سمجھتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ وہ بہشت یعنی سرگ میں نہیں جاویگا جو بے اولاد ہے شاید اس لئے حیا و شرم کے خلاف مسئلے پر بھی عمل کیا گیا ہے اور اسی واسطے متبنّٰی بنانے کا رواج ہے +

مگر ہاں قرآن کریم نے بیاہ کی غرض صرف اولاد ہی نہیں رکھی۔ بلکہ اصل غرض تو تقوے فرمائی ہے اور تقویٰ پر نجات کا دار و مدار ہے۔ جیسا کہ سورہ نساء کے شروع میں ہے یاایہا الناس اتقوا ربکم۔ اے لوگو اپنے رب کا تقوے کرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ اسی کی ایک جنس سے بی بی بنائی۔ پھر اس سے مرد عورتیں پھیلائیں۔ اور ایک جگہ پر قرآن حمید میں یہ آیت فرمائی خلق لکم من انفسکم ازواجًا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ یعنی تمہاری جنس سے تمہاری بیبیاں بنائیں تاکہ تم ان سے چین پکڑو اور تمہاری آپس میں رفاقت و رحمت بڑھے۔ بس یہ غرضیں ہیں جو نکاح سے مقصود ہیں +

بس اب مجھے اس بات کا انتظار ہے کہ وید سے ان سے بڑھ کر کیا دکھلایا جاتا ہے۔ مجھے پھر پھر تاسف آتا ہے کہ آریہ مسافر نے دل آزاری کی کوشش کی۔ زبان درازی سے فقرے چست کئے مگر معقول اور مہذب طرز اختیار نہیں کی۔ بلکہ یہ حملے بھی کر دیئے +

(۱) عورتوں کی خراب حالت کا ذمہ وار اسلام ہے +

(۲) جو مشکلات نکاح ثانی ہیں میں نے لکھیں نہیں گری ہوئی خواہشیں سمجھا۔ برین عقل و دانش بباید گریست گویا عورت صرف اولاد پیدا کرنے کے واسطے اور روٹی پکانے کے واسطے ہے اور بس۔ مرد کے لئے موجب سکون و رحمت و مودۃ ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔ بڑی قدردانی ہو رہی ہے +

(۳) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت لکھا کہ حضرت محمدؐ (اللہم صل علی محمد وسلم علیہ) اسی مسئلہ کی بدولت آرام سے زندگی بسر نہ کر سکے +

(۴) حضرت محمدؐ (فداہ ابی وامی) کو بار بار الہامات کے ذریعے ان استریوں کو راہ راست پر لانا پڑا +

(۵) عورت کے اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہونے کی صورت میں مرد تو دوسری شادی کر سکتا ہے مگر مرد کے ناقابل ہونے کی صورت میں قابل عورت کو کیا کرنا چاہیئے

(۶) ایک آیت پیش کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلعم کو اپنی بیویوں کی تیز زبانی سے اور ناشائستہ الفاظ سے تکلیف پہنچی تو حضور نے ان کو بذریعہ الہام روکا

سو اب ترتیب وار جواب سنیئے۔ پہلی بات کی نسبت گذارش ہے کہ اسلام عورتوں کے لئے ابر رحمت ہے۔ زمانہ جاہلیت میں انکی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ مگر قرآن کریم نے ان کے حقوق قایم کئے۔ یہ مضمون تفصیل چاہتا ہے۔ اور میرا مضمون لمبا ہو رہا ہے۔ دوسرا یہ کسی عالم فاضل مرد کا کام ہے مجھ نہ اتنی لیاقت نہ دعوے لیاقت۔ مگر یہ کہدینا برمحل معلوم ہوتا ہے کہ آجکل یورپ نے اور آپ کے وید یا ستیارتھ پرکاش نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ لکھو میں انشاءاللہ جواب بتا دونگی (گو ایک بات سے ہی معلوم ہو جاتا ہے جو حقوق دیئے ہیں۔ یعنی بیچاری عورت تمہارے ساتھ ایک برتن میں کھانا بھی نہیں کھا سکتی) ادھر قرآن مجید کے فرمودہ حقوق سنیئے کہ اسلام نے عورتوں کو لباس کی مانند ضروری جزء مردوں کا تجویز فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا۔ ھن لباس لکم۔ اور پھر لھن مثل الذی علیھن کی بشارت سے ظاہر فرمایا کہ عورتوں کے بھی مردوں پر حق ہیں اور حضور سرور کائنات صلعم نے اپنی آخری وصیت میں عورتوں سے نیک سلوک کی ہدایت فرمائی اور کسی کے اچھے ہونے کا جو معیار مقرر کیا۔ وہ بھی یہی کہ خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی اچھا وہی ہے جو تم میں سے اپنے اہل سے نیک برتاؤ کرتا ہے۔ اسلام نے تو یہ بھی کہا کہ عورتیں اپنی شادی میں رائے دینے کا حق رکھتی ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ وہ الگ تجارت کر سکتی ہیں۔ اپنے مال کی مالک ہیں۔ اگر ان کا خاوند یا باپ مر جائے تو اس کی جائداد میں ان کا بھی حق ہے پس بہت غلط ہے۔ یہ بات کہ کہدیا جاوے کہ عورتوں کی خراب حالت کی ذمہ وار اسلام کی تعلیم ہے۔ اسلام کی تعلیم جہاں جہاں پھیلی۔ عورتوں کو بھی معلوم ہوا کہ ہم بھی انسان ہیں کسی کے پاؤں کی جوتی نہیں +

دوسرے امر کی نسبت پہلے لکھا جا چکا ہے کہ اولاد کا حاصل کرنا یہ گری ہوئی خواہش نہیں ورنہ سوامی دیانند جی مہاراج وہ طریقہ ایجاد نہ کرتے جس سے صحیح فطرتیں کراہت کرتی ہیں کہ ذرا مرد بیمار ہوا یا باہر گیا اور کچھ سال

گزرے تو عورت پر فرض ہو گیا کہ اولاد پیدا کرے خواہ سولی پر چڑھے یا آگ میں پڑے ؞

تیسری بات بالکل جھوٹ ہے کہ حضرت سیدنا خاتم الانبیاء کی زندگی بہشتی زندگی نہ تھی ان کی سچائی کا سب سے بڑا نشان تو یہی ہے کہ انکی بیویاں ان پر ایمان لائیں کیونکہ مرد خواہ کیسا ہی ہو۔ مگر اندر آکر اس کے اخلاق اس کے دلی خیالات دلی ارادے اور وہ امور جن کی طرف وہ مائل ہے۔ ضرور ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پس نبی صلعم کی بیبیوں کا آپ پر ایمان لانا۔ تو ان کی صداقت کا نشان ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیوں نے آپکی جناب میں گستاخی کی۔ ہاں چونکہ وہ نبیؐ کی بیویاں تھیں اور انہیں کے پاک نمونہ اور بے عیب زندگی سے لوگوں نے نصیحت پکڑنی تھی اس لئے انہیں معمولی بات پر بھی فوراً متنبہ کیا جاتا تھا تاکہ ان کا پاک نمونہ ہو۔ اسی لئے اُن کو جتایا گیا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا کام کرے گی جس کا بُرا ہونا ظاہر ہو (فاحشۃ کے یہی معنے ہیں نبیؐ کو ناشائستہ الفاظ کہنا اس کے معنے نہیں یہ ترجمہ غلط ہے) تو دُگنی سزا خدا کے حضور ہوگی۔ کیونکہ جب تم دوسری عورتوں کی معلمہ ہو تو اگر تم میں کوئی قصور ہوا تو دوسری عورتیں اس کی ریس کرینگی۔ یہ بات تو نبیؐ کی صداقت بتاتی ہے کہ آپ دُنیا پرستی سے اپنے خاندان کو کس طرح پاک کرنا چاہتے تھے اور لستن کاحدٍ من النساء فرماکر یہ بھی بتا دیا۔ کہ نبیؐ کی عورتیں نسبتاً تو تمام جہان کی عورتوں سے اچھی تھیں۔ اس آیت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کی مذمت میں پیش کرنا بے سمجھی اور غلطی ہے سورۂ نور میں الطیبات للطیبین فرماکر اللہ تعالیٰ نے گواہی دیدی کہ آنحضرتؐ کی عورتیں پاکیزہ خو۔ پاکیزہ اطوار۔ پاکیزہ کردار۔ پاکیزہ گفتار رکھتی تھیں۔ اصل میں ایسے اعتراض اس لئے اُٹھتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ سچا امام اور لیڈر اور پیشوا وہ ہو سکتا ہے جس کی زندگی میں اچھی بات کا نمونہ ملے۔ خود منا ہلانہ زندگی سے دور رہ کر دوسروں کو اس کی ہدایت کرنے والا اپنا اثر نہیں ڈال سکتا بلکہ اثر اُس کا ہے جو اپنے نمونے سے بتلائے کہ دیکھو یُوں اپنی بیویوں سے نیک معاشرت کیجاتی ہے اور یہ جو قرآن مجید میں نبی کریم صلعم کو مخاطب کیا جاتا ہے سو اس کی یہ وجہ ہے کہ آپ پیشوا تھے اور سارے جہان کے ہادی تھے سو جب حکم دیا جاتا ہے تو سب سے بڑے اور سردار کو ملتا ہے وہ پھر اپنے ماتحتوں کو سُناتا ہے۔ اس میں نمبر ۴ و ۶ کا جواب بھی آگیا ؞

اعتراض نمبر ۵ کی نسبت عرض ہے کہ اولاد تمام قوموں میں مرد کیطرف منسوب ہوتی ہے۔ عورت کا فرض نہیں کہ جس طرح بن پڑے اولاد پیدا کرے۔ پھر شریعت اسلامی نے عورت کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ خلع کر سکے۔ یعنی اگر باہمی موافقت نہ ہو یا حسن معاشرت میں خلل ڈالنے والی کوئی بات ہو تو عورت اپنا پلّا چھڑا سکتی ہے قرآن حمید کے دوسرے پارے میں اس کا ذکر ہے فلا جناح علیھما فیما افتدت بہٖ یعنی کوئی حرج نہیں اگر عورت خاوند سے اپنا پلّا پاک کرا لیوے۔ شرح وقایہ فقہ کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے لا باس لہ بالخلع عنلہ عند وقوع الحاجۃ وھی وقوع المخالفۃ بین الزوجین بحیث لا یرجی التوفیق وحسن المعاشرۃ یعنے خلع کا کوحرج نہیں جب ضرورت پڑے اور وہ ضرورت یہ ہے کہ میاں بیوی میں اختلاف پڑ جائے۔ اور موافقت کی امید نہ ہو اور حُسن معاشرت نہ ہو۔ یہ تو معمولی جھگڑوں کے دفع کرنے کے لئے حکم ہے اور اگر خاوند عنین (نامرد) ہو تو ایک سال کی مہلت دیجائے پھر قاضی انمیں تفریق کردے۔ اصل عبارت یہ ہے فان لم یصل فیھا فرق القاضی بینھما ان طلبتہ اور یہاں تک لکھا ہے اگر خاوند کو جنون یا جذام یا برص ہو تو عورت کو خلع کا اختیار ہے۔ اصل عبارت یہ ہے ان کان بالزوج جنون او جذام او برص فالمرءۃ بالخیار بس یہ علاج بہت پاکیزہ ہے بہ نسبت ناپاک اور حیا و غیرت سوز علاج کے جو کسی دوسرے مذہب کے بانی نے بتایا ؞

باقی رہا وہ اعتراض جو مسلمان بیویوں کی رہو کے عنوان میں ہے۔ میرے خیال میں تو یہ بہت گندہ اور رذیل فقرہ اور بازاری محاورہ ہے۔ اگر ہماری ایک دو بہنوں نے ازدواج ثانی پر اپنی مخالفت رائے کا اظہار کیا تو بہت ساری نیک نفس بہنوں نے خوشنودی بھی ظاہر فرمائی سو یہ تو زمانہ کا دستور ہے کہ جہاں نیک بات پھیلائی جاوے وہاں مخالفت ضرور ہونی چاہئے کہ سچ جھوٹ کا امتیاز پیدا ہو۔ یہ کوئی نئی بات نہیں جب کبھی کسی سچے آدمی نے سچ بتایا اُسے ایسی مشکلیں ضرور پیش آئیں سو مجھے اس کی پروا نہیں ؞

خدا تعالےٰ کے فضل سے اعتراضوں کا جواب تو ہو گیا۔ الحمد للہ رب العالمین ؞ اب ایک عرض ضروری ہے ہمارے مہربان بھائیوں کو چاہیئے کہ نرمی کر لکھیں۔ معقول اور مہذب جواب دینے کی بجائے چھوٹے ہتھیاروں پر اُتر آنا کہاں کی تہذیب اور شائستگی ہے ؞

میں تو اپنی بہنوں (اور بہنیں بھی کون جو حقیقی اور اصلی اسلام کے زیر سایۂ تربیت پا رہی ہیں) سے مخاطب تھی۔ مگر آریہ نے خواہ مخواہ دخل در معقول دے کر اپنی عادت کا ثبوت دیا۔ خیر اسلام کے ہادی نبی اکرم صلعم کی ایک ادنےٰ خادمہ کو اس کی کچھ پروا نہ ہونی چاہیئے ؞

والسلام سکینۃ النساء

از قادیان شریف

اخبار عالم پر ایک نظر

سر آغا خان کے مریدوں نے اخباروں میں اشتہار دیدیئے ہیں کہ ہم کو آیندہ کوئی ہندو نہ کہے۔ بلکہ ہم خاص شیعہ امامی **اسمعیلی** فرقہ کے ممبر ہیں۔ بہتر ہو کہ وہ ہندوانہ نام چھوڑ کر اسلامی نام اختیار کریں تاکہ آیندہ کے واسطے یہ شبہ اُٹھ جائے + نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سُنی گئی ہے کہ ریاست میواڑ میں ایک جگہ چند مسلمان اپنی مسجد میں اذان کہنے کے سبب قید کئے گئے ہیں کیا میواڑ میں مذہبی تعصب تا حال اِس قدر بے جا جوش میں ہے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ مناسب دخل دیکر اِس ظلم کو دُور کرے + اخبار سول ملٹری گزٹ نے ایک بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ سود کے متعلق ایک قانون بنایا جائے۔ سودخوار نہ ہاتھ ہلاتے ہیں نہ پاؤں۔ دکان پر ہی بیٹھے بیٹھے غرباء کا خون چوس چوس کر کپتے بنتے جاتے ہیں۔ ضرور ان کا کچھ علاج ہونا چاہیئے + اطلاع آئی ہے کہ انجمن **نعمانیہ** لاہور کا چوبیسواں سالانہ جلسہ اُس کے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ مقابل تحصیل لاہور میں بتواریخ ۲۶-۲۷-۲۸- اپریل ۱۹۱۲ء ہونے والا ہے + ہمعصر مسلم گزٹ نے گورنمنٹ اور اسلامی پریس کو ایک کتاب بنام خواب وخیال کے **خوفناک فقرات** کیطرف توجہ دلائی ہے۔ اِس کتاب میں لکھا ہے "ہندوستانی مسلمان ہمیشہ اس خیال سے اپنا جی خوش کرتے رہتے ہیں کہ ہم ہندوستان کو فرنگیوں سے فتح کر لینگے .... سرکار مسلمانوں پر ہرگز اعتماد نکرے .... وہ سرکار سے دل میں کینہ رکھتے ہیں۔ مسلمان سانپ ہے مسلمانوں کا مذہب سکھاتا ہے جیکو وہ کافر سمجھیں مار ڈالیں"۔ امید ہے گورنمنٹ جلد اِس کتاب کی اشاعت کو حکماً بند کردے گی + مولوی ثناء اللہ اور مولوی حائری صاحب کی کوشش سے معزز ایڈیٹران لاہور کو جو گلے ملایا گیا تھا اس کے نتیجہ میں بالفاظ افغان "اتفاق ہوا مگر نا اتفاقی بڑھ گئی"۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کے حال پر + بنگالہ میں بھی ایک **شدھی سبھا** قایم کی گئی ہے جو لوگوں کو ہندو بنانے کی کوشش کریگی + **دربار دہلی** پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے + خان صاحب ہوتی۔ جن پر دو یورپین لڑکیوں کو اغوا کرنے میں مدد دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ بمبئی ہائی کورٹ سے عزت کے ساتھ بری کئے گئے ہیں + جنگی سپاہیوں کے تیز کوچ کے واسطے ایک قسم کی لکڑی کے تختے ایجاد کئے گئے ہیں جو پاؤں سے باندھے جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے سپاہی ریل کے برابر تیز چلتے ہیں + **جنگ طرابلس** برابر جاری ہے۔ کنارے کے شہروں پر اطالیہ قابض ہیں اندرون عرب اور ترک ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ اگر اطالیہ آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو عرب سختی سے حملہ کرکے پیچھے ہٹا دیتے ہیں اور اگر عرب شہروں پر حملہ کرتے ہیں تو اطالیہ ان کو پسپا کر دیتے ہیں طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ جو خبریں رویٹر کے ذریعہ سے آرہی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۳- فروری کو عربوں نے درنہ پر تین شدید حملے کئے مگر پسپا ہوئے تین اطالیہ اور ساٹھ ترکی قتل ہوئے + جو خبریں اسلامی اخبارات کے ذریعہ سے آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ اطالیہ نے بحیرہ قلزم کے بنادر پر جو گولہ باریاں کی ہیں اس کے جواب میں ٹرکی کے اٹالین بنک بند کئے جائیں اور اٹلی والوں کو ٹرکی سے خارج کردیا جائے + پیرس کا رسالہ ریویو دا موند مسلمان لکھتا ہے کہ جنوبی اور وسطی امریکہ کی کل اڑھائی کروڑ آبادی میں سے **۱۷ لاکھ** کے قریب مسلمان ہیں جسکی تفصیل یہ ہے :-

جمہوریہ ارجنٹاین ۲۰۷۵۰- برازیل ۱۰۰۶۰۰-چلی ۱۵۰- کیوبا ۲۵۰۰-میکسیکو ۱۰۵۰- پیراگوے ۳۰۰-پیرو ۵۰۰- یوروگوئے ۵۰۰- برٹش گنی ۲۱۱۳۰۰- جمیکا ۳۰۰۰- ٹرینیڈاد ۱۰۵۰۰- فرنچ گنی ۱۵۰۰- ڈچ گنی ۳۰۰۰- باقی تعداد دوسرے چھوٹے چھوٹے رقبوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ برازیل کے تمام باشندے حبشی ہیں۔ لیکن ان کا مذہب اسلام ہے۔ برازیل سے ۶ عربی اخبار باقاعدہ طور پر شائع ہوتے ہیں +

جنوبی اور وسطی امریکہ کی اس مسلمان آبادی کا بہت تھوڑا حصہ ایسے آدمی ہیں جو کہ دوسرے اسلامی ممالک سے وہاں آباد ہوئے ہیں کثیر تعداد ان حبشیوں کی ہے جنھوں نے اسلام اختیار کیا ہے + سیالکوٹ سے ایک رسالہ دربار نام نکلتا ہے اُس میں ایک مضمون "رام راون کا مقابلہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے مضمون نویس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ راون پر جو دوش لگائے جاتے ہیں وہ سب جھوٹ ہیں۔ بلکہ اس تمام خونریزی کی جو مابین رام راون واقعہ ہوئی تھی۔ ابتدا سری رام چندر جی کی طرف سے ہی ہوئی تھی۔ اور دربار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے بھی تحریک کی تھی کہ جو اصحاب اس کے برخلاف یا حق میں لکھنا چاہیں ان کے لئے دربار کے کالم کھلے ہیں +